

اولوالامر،حضرت علی(ع) اور ان کی اولاد سے بارہ امام ہیں

<"xml encoding="UTF-8?>



اولوالامر، حضرت علی(ع) اور ان کی اولاد سے بارہ امام ہیں۔

مذکورہ متواتر اور متظاہر روایات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ حضرت علی(ع) مومنین کے مولی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کے ولی امر ہیں۔ ان کے علاوہ یہ روایات قرآن کریم کی آیت: **يَأَيُّهَا الَّذِينَ أَمْنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكُمْ هُمُ الْمُنْكَرُونَ۔ ۱**

میں اولی الامر کے مفہوم کی بھی تفسیر کرتی ہیں: اس کے علاوہ درج ذیل احادیث بھی اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں:

الف. شوابد التنزيل میں حضرت علی(ع) سے مروی ہے کہ آپ(ع) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا اور کہا: اے اللہ کے نبی (ص) وہ (اولوالامر) کون ہیں؟ فرمایا: تم ان کے پہلے ہو۔

ب. مجاہد سے اولی الامر منکم کے بارے میں منقول ہے کہ اس نے کہا: اس سے مراد علی ابن ابی طالب(ع) ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محمدصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی آپ(ص) کے بعد حضرت علی ابن ابی طالب(ع) کو اس وقت ولی امر مقرر فرمایا جب آپ(ص) نے مدینہ میں انہیں اپنا جانشین بنایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ان کی اطاعت کرنے اور ان کی مخالفت سے باز رینے کا حکم دیا ہے۔

ج. حضرت ابو بصیر نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے قول: **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكُمْ هُمُ الْمُنْكَرُونَ۔** کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ علی ابن ابی طالب (ع) کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا:

لوگ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت علی(ع) اور ان کے اہل بیت (ع) کے ناموں کا ذکر اپنی کتاب میں کیوں نہ کیا؟ آپ نے فرمایا:

تم لوگ ان سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول(ص) پر نماز کا حکم اتارا لیکن تین یا چار کا ذکر نہیں کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی اس کی تفسیر کی نیز قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حج کا حکم اتارا لیکن یہ نہیں بتا یا کہ سات بار طواف کرو یہاں تک کہ آپ(ع) نے اس کی تشریح فرمائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكُمْ هُمُ الْمُنْكَرُونَ۔** نازل فرمائی۔ یہ آیت حضرت علی(ع)، امام حسن اور امام حسین کے بارے میں اتری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اوصیکم بكتاب اللہ وابل بیتی انی سالت اللہ ان لا یفرق بینہا حتی یردا علی الحوض فاعطانی ذالک۔ میں تمہیں کتاب خدا اور اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان دونوں کے درمیان جدائی نہ ڈالیے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر میرے ہاں حاضر ہو جائیں۔ پس اللہ نے میری یہ دعا قبول کی۔

اہل بیت کشی نوح اور باب حطہ کی مثل ہیں

صحابہ اور اہل بیت میں حضرت علی(ع)، حضرت ابوذر، حضرت ابوسعید خدرا، حضرت ابن عباس اور انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
مثل اہل بیت کسفینہ نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها غرق
میرے اہل بیت کی مثال کشتنی نوح کی سی ہے جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

ان میں سے بعض نے نقل کیا ہے:
مثل باب حطہ فی بنی اسرائیل۔

ان کی مثال بنی اسرائیل کے باب حطہ کی سی ہے۔
ان احادیث کے مآخذ حسب ذیل ہیں۔

۱. محب طبری کی ذخائر العقبی ص ۲۰ طبع قابره

۲. مستدرک الحاکم ج ۲ ص ۳۴۳، ج ۳ ص ۳۰۶۔ طبع حیدر آباد دکن

۳. ابو نعیم کی حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۰۶۔ طبع المطبعة السعادۃ مصر

۴. تاریخ خطیب بغدادی ج ۱۲ ص ۱۹۔ طبع مدینہ منورہ

۵. بیثمی کی مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۸۔ طبع بیروت

۶. سیوطی کی الدر المنشور (آیہ اُذْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوا حِطَّةً تَعْفِرُ لَكُمْ حَطَّا يَاكُمْ کی تفسیر میں)۔

۷. کنز العمال طبع اول ج ۶ ص ۱۵۳ اور ۲۱۶۔ طبع دکن

۸. صواعق محرقہ ابن حجر ص ۷۵۔ طبع قابره (ابن حجر نے اسے دارقطنی، طبرانی، ابن جریر اور احمد بن حنبل وغیرہ سے نقل کیا ہے)۔

حضرت علی(ع) اور آپ(ع) کی معصوم اولاد رسول(ص) کے مشن کے مبلغ ہیں
قرآن کریم نے کئی ایات میں رسولوں کی ذمہ داری کو تبلیغ (پینچانے) کی حد تک محدود قرار دیا ہے۔ مثلاً
درج ذیل آیات میں:

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ۲

رسول اللہ(ص) کی ذمہ داری بس حکم پہنچا دینا ہے۔

وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۳

اور رسول(ص) کی ذمہ داری تو صرف یہ ہے کہ واضح انداز میں تبلیغ کریں۔

أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۴

ہماری رسول کی ذمہ داری تو بس واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

فَهُنَّ عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۵

کیا رسولوں پر واضح انداز میں تبلیغ کے سوا کوئی اور ذمہ داری ہے؟

اسی طرح خاص طور سے خاتم الرسل کی ذمہ دری کو بھی تبلیغ کے دائئرے میں محدود کرتے ہوئے فرمایا ہے:

فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۶

آپ کی ذمہ داری تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے۔

آپ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔

یاد ریے کہ تبلیغ کی کئی قسمیں ہیں:

۱۔ بلا واسطہ تبلیغ

۲۔ بالواسطہ تبلیغ

۳۔ اس چیز کی تبلیغ جس کا وقت عمل آچکا ہو۔

۴۔ اس چیز کی تبلیغ جس کا وقت عمل ابھی نہ آیا ہو:

مثلاً! مومنوں کے ان دو گروہوں کا حکم جو ایک دوسرے سے لڑیں اور ظالم حکمران کے مقابلے میں مسلمانوں کی ذمہ داری۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس چیز کی تبلیغ کرتے ہیں (جسے اللہ کی طرف سے پہنچاتے ہیں) وہ دو طرح کی ہیں:

الف۔ جو لفظاً اور معناً بذریعہ وحی نازل ہو۔ یہ کتاب اللہ کا نام اس امت کے ہاں قرآن کریم ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَأَوْحَى إِلَيْهَا الْقُرْآنَ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْمَ بَلَغَ۔ 8

اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور جس تک یہ پیغام پہنچے سب کو تنبیہ کروں۔

ب۔ معناً بذریعہ وحی نازل ہو، لیکن لفظاً نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک الفاظ میں ان کو پہنچایا ہو۔ مثال کے طور پر احکام شریعت کی تفصیلات۔ اللہ فرماتا ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَاللَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَّقَرَّفُوا فِيهِط۔ 9

اس نے تمہارے لئے دین کا وہی دستور معین کیا جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا۔ کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی رکعتوں کی تعداد، اذکار کی تعداد اور باقی احکام بیان کرتے ہیں نیز شریعت اسلامی کے دیگر احکام کی تشریح فرماتے ہیں یا سابقہ امتوں کے واقعات اور آئندہ کے غیبی حالت خواہ اس دنیا سے متعلق ہوں یا آخرت سے بیان فرماتے ہیں تو گویا آپ اس وحی کی تبلیغ فرماتے ہیں جو قرآن

میں نہیں ہوئی جیسا کہ فرمایا گیا: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهُوَيْ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى۔ 10

وہ خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔

اس قسم کی تبلیغ کو امت مسلمہ کے ہاں حدیث نبوی(ص) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

گزشتہ آیات نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داریوں کو تبلیغ کے ساتھ مختص کیا۔ بنابریں رسول(ص) کی امتیازی صفت تبلیغ قرار پائی۔ پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کے بارے میں فرمائیں: انه منی "وھ مجھ سے ہے" تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تبلیغ کے کام میں مجھ سے منسلک ہے۔ ہم یہ دعویٰ بلاوجہ اور اپنی طرف سے نہیں کر ریے ہیں بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض احادیث میں اس بات کی تصریح فرماتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ براءہ کی آیات کی تبلیغ سے

- 1 سورة نساء آیت ۵۹
- 2 سورة المائدہ آیت ۹۹
- 3 سورة النور آیت ۱۸، ۵۱۴، عنکبوت آیت ۱۸
- 4 سورة المائدہ آیت ۹۲ فَإِنَّمَا سَعِيْ شَرُوع بُوْتَا بِهِ جَبَكَه سورة مائدہ ۹۲ آنَّمَا سَعِيْ
- 5 سورة النحل آیت ۳۵
- 6 سورة آل عمران آیت ۲۰، سورة النحل آیت ۳۵
- 7 سورة الشوری آیت ۱۴۸
- 8 سورة انعام آیت ۱۹
- 9 سورة شوری آیت ۱۳
- 10 سورہ نجم آیت ۳۔ ۷